کیا اللہ کا کوئی بندہ کسی گروہ پر لعنت بھیجنے کے بعد انہیں دوبارہ کسی بات کی دعوت دینے کا حق محفوظ رکھ سکتا ہے؟

قرآنِ مجید نے کھلے انداز میں بتایا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کے انکار کرنے والے گروہ پر اپنی زبان مبارک سے لعنت بھیج دی تھی۔

لُعِنَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ مِنۢ بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ عَلَىٰ لِسَانِ دَاوُۥدَ وَعِيسَى ٱبْنِ مَرْيَمَ ۚ

''بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں نے کفر کیا ان پر داؤد اور عیسیٰ ابن مریم (علیہم السلام) کی زبان سے لعنت کی گئی ہے''۔

لُعِنَ کا مادہ ''ل ع ن'' ہے۔ اس کے معنی کسی کو ناراضگی کی بناء پر اپنے سے دور کر دینا، دھتکارنا ہیں۔ اور اس کا منطقی نتیجہ یہ ہے کہ لعنت بھیجنے والا ان ملعون لوگوں سے الگ ہو جاتا ہے۔

عیسیٰ علیہ السلام سے بہت قبل موسیٰ علیہ السلام نے بھی بنی اسرائیل کی سرکشی اور نافرمانیوں کی بناء پر اللہ رب العزت سے دعا فرمائی تھی

قَالَ رَبِّ إِنِّى لَآ أَمْلِكُ إِلَّا نَفْسِى وَأَخِى ۖ فَٱفْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ ٱلْقَوْمِ ٱلْفَٰسِقِينَ ﴿٢٥﴾ قَالَ فَإِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ ۛ أَرْبَعِينَ سَنَةً ۛ يَتِيهُونَ فِى ٱلْأَرْضِ ۚ فَلَا تَأْسَ عَلَى ٱلْقَوْمِ ٱلْفَٰسِقِينَ ﴿٢٦﴾

''موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا''اے میرے رب! میں اپنے اور اپنے بھائی کے سوا کسی پر زور نہیں رکھتا اس لئے تو ہمارے اور اس فاسق قوم کے درمیان علیحدگی کر دے''۔ اللہ نے کہا' اچھا! یہ ملک ان پر چالیس سال حرام رہے گا اور زمین میں سر مارتے پھریں گے۔ سو تو اس سیہ کار قوم پر افسوس نہ کر'' (المائدہ۔۲۵۔۲۶)

موسیٰ اور ھارون علیہم السلام کی زندگی کا یہ آخری واقعہ ہے جو قرآنِ مجید میں بیان ہوا ہے۔ اس کے بعد موسیٰ اور ھارون علیہم السلام انہیں چھوڑ کر کہیں اور چلے گئے یا انہی کے بیچ رہے اور کب اس دار فانی سے رخصت ہوئے اس بارے میں قرآنِ مجید خاموش ہے۔ شعیب علیہ السلام نے بھی قوم سے جدا ہوتے وقت کہا تھا کہ انہوں نے اللہ کے پیغام کو ان تک پہنچا دیا ہے اور انہیں اچھی نصیحت کی ہے اس لئے اس قوم پر کیوں افسوس کریں، افسردہ ہوں جس نے کفر کیا ہے (حوالہ الاعراف۔۹۳)۔

اللہ کے رسول اپنی قوم پر لعنت اس وقت بھیجتے ہیں، ان سے الگ اُس وقت ہوتے ہیں، ہجرت اُس وقت کرتے ہیں جب ان

سے مایوس ہو جاتے ہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام نے بھی بنی اسرائیل کے کفر کرنے والے گروہ پر لعنت اس وقت بھیجی ہوگی جب ان سے مایوس ہو چکے تھے اور ان کے کفر کی شدت اور ان سے خطرے کو محسوس کر لیا تھا۔ قرآنِ مجید میں کئی مقامات پر اللہ، ملائکہ، تمام لوگوں اور لعنت بھیجنے والوں کی جانب سے کچھ لوگوں پر لعنت کرنے کا ذکر ہوا ہے لیکن آقائے نامدار، رحمت للعالمین، خاتم النبیین رسولِ کریم ﷺ کی جانب سے کسی پر لعنت نہیں بھیجی گئی کیونکہ آقائے نامدار تمام انسانوں کیلئے ہمیشہ کیلئے دعوت حق دینے اور خبردار کرنے والے ہیں۔

اہل علم و فکر کیلئے غور طلب سوال ہے کہ کیا اللہ کا کوئی بندہ کسی قوم پر لعنت بھیجنے کے بعد دوبارہ اس کو مخاطب کر کے دعوت دین دینے کا حق محفوظ رکھ سکتا ہے؟